اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۲۹ | مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۳۱ء | یوم ہفتہ | مطابق ۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

نورافشاں کے کھلے چیلنج کا کھلے الفاظ میں جواب

مسیحیت اور اس کے خداوند کی موت احمدیت کے ہاتھوں روز ازل سے مقدر تھی۔ اور اس کے ذبیحہ کی سوختنی قربانی کا یہ دن تھا۔ جو آگیا۔ ہمارے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا اور کونسا دن ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ ہمارے مجاہدین تو میدان میں ڈیرے ڈالے پڑے ہیں۔ اور آخری جنگ کرنے کے لئے اسلام کے یہ بہادر سپاہی رُوح القدس کے انوار کے ساتھ سر تا پا مسلح ہیں۔ کیا ہُوا بٹالہ کی مسیحی بھیڑوں کو کہ وُہ خاموش ہیں۔ بیس دن ہو گئے ہیں۔ نورافشاں کی تجویز کو کیوں بٹالہ کے عیسائی مشنری صاحبان اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے جنبش نہیں کرتے۔ اے کاش عیسائیت کے متلاشی حق و راستی کی جستجو کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوں۔ اپنی سُنائیں اور ہماری سنیں۔ پیشتر اس کے کہ بٹالہ کے عیسائی مشنری "نورافشاں" کی تجویز کے مطابق چیلنج کا اعلان کریں۔ ہم پُوری خوشیٔ دل کے ساتھ اس چیلنج پر لبیک کہتے ہیں۔ اور شرائط طے کرنے کے لئے جہاں وُہ پسند کریں۔ ہم حاضر ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مدینۃ المسیح

تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی میں ہی تشریف فرما ہیں۔ ۵۔ مئی حضور نظام الدین اولیاء کے مزار پر دُعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور کی صحت خُدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

۷۔ مئی مقامی انصار اللہ کا چوتھا وفد جو پندرہ افراد پر مشتمل ہے میدان تبلیغ میں روانہ کیا گیا۔

میاں عبد الرحمٰن صاحب خلف مولانا شیر علی صاحب نے ایم۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

ترکی میں چھ انگریزوں کو سزائے موت

ایران کے روزنامہ اطلاعات نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ کُردی شورش کے دَوران میں گرفتار شُدہ کُردوں میں چھ انگریز بھی تھے۔ جو کُردی لباس میں فتنہ انگیزی کر رہے تھے۔ چنانچہ ان کو سزائے موت دے دی گئی ہے ؛

صدر جمہوریہ ترکیہ کا جدید محل

المقطم راوی ہے۔ کہ اس وقت تک مصطفیٰ کمال پاشا ایک نہایت معمولی اور چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ مگر اب ان کی رہائش کے لئے انگورہ میں مشرقی طرز کا ایک عظیم الشان محل تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جو آئندہ موسم سرما سے قبل مکمل ہو جائے گا ؛

کمال پاشا کا دوبارہ انتخاب

عام طور پر خیال تھا۔ کہ اب کے مصطفےٰ کمال پاشا خود صدر نہیں ہونگے۔ بلکہ فوزی پاشا ہونگے۔ اور آپ وزیر اعظم بنیں گے۔ مگر انگورہ سے ۵ - مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ چوتھی بار پھر صدر منتخب ہو گئے ہیں ؛

امریکہ نے حکومت حجاز کو تسلیم کر لیا

واشنگٹن سے ۳ - مئی کی خبر ہے۔ کہ وہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے حکومت حجاز کو مکمل طور پر تسلیم کر لیا ہے ؛

عراق ریلوے میں توسیع

حکومت عراق کے وزیر اقتصادیات نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت موصل تک ریل کی توسیع کر کے اسے سیریا اور ترکی کی لائنوں سے ملا دینے کے متعلق بعض کمپنیوں سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ اور اگر ان سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو حکومت خود یہ کام کرے گی ؛

افغانستان میں صنعتی کارخانے

معلوم ہُوا ہے۔ کہ حکومت افغانستان بہت جلد متعدد صنعتی و حرفتی کارخانے جاری کرنے والی ہے۔ چنانچہ مشینری وغیرہ کی پہلی قسط یورپ سے کوئٹہ پہونچ گئی ہے۔ پارچہ بافی۔ کمانڈشن کا اُونی کپڑا بننے اور روئی کے کارخانے جاری ہونگے ؛

مصر میں ریل گاڑی میں آتشزدگی

قاہرہ کا ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ قاہرہ اسکندریہ ایکسپریس میں آگ لگنے سے ۴۹ - اشخاص جل کر راکھ ہو گئے۔ اور ۸۰ مجروح ہوئے۔ جو سب کے سب مصری ہیں۔ ڈرائیور کو اس حادثہ کا قطعاً علم نہ ہو سکا۔ حادثہ کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ؛

قسطنطنیہ میں ایک جاسوس کی گرفتاری

معلوم ہُوا ہے۔ کہ ترکستان کا ایک باشندہ علی جان قسطنطنیہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ جو جعلی پاسپورٹ پر سفر کر رہا تھا۔ تفتیش پر معلوم ہُوا ہے۔ کہ وُہ بعض حکومتوں کی جانب سے جاسوس تھا۔

ولیعہد ایران کی یورپ میں تعلیم

ہز مجسٹی رضا شاہ پہلوی نے اپنے ولی عہد کو حصول تعلیم کے لئے یورپ بھیجنے کا قصد کیا ہے۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ اسے ایسے طریق پر تعلیم دی جائے۔ کہ وُہ قابل حکمران بن سکے ؛

حکومت کے خلاف مصر کی وفد پارٹی کا زبردست مظاہرہ

قاہرہ ۲ - مئی - حکومت کی طرف سے وفد پارٹی کے نام امتناعی حکم جاری کیا گیا تھا۔ کہ اس کے ارکان طنطہ میں داخل نہ ہوں۔ اس حکم کی خلاف ورزی میں وفد پارٹی اور لبرل پارٹی کے ۵ سو کے قریب ارکان نے جن میں ان دونوں پارٹیوں کے سابق وزیر اعظم۔ وزیر سینیٹر اور پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ نحاس پاشا اور محمود پاشا کی سرکردگی میں طنطہ کی گاڑی میں سوار ہونے کی کوشش کی۔ ریلوے سٹیشن پر پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ لیکن مظاہرین اس پہرہ کے باوجود سٹیشن کے احاطہ میں گھس گئے۔ اور گاڑی پر سوار ہو گئے۔ گاڑی عباسیہ کو روانہ ہو گئی۔ یہاں پہونچ کر گاڑی کے وُہ ڈبے جن میں وفد پارٹی کے سرکردہ ارکان تھے۔ کاٹ لئے گئے۔ اور مقطم کی پہاڑیوں کے غیر آباد علاقے کی طرف بھیج دئے گئے۔ ۵ گھنٹے انتظار کرنے کے بعد ان کی گاڑی ریلوے سٹیشن میدی کی طرف روانہ کر دی گئی۔ جو قاہرہ سے ۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس مقام پر پولیس کمانڈر رسل پاشا نے وفد پارٹی کے ارکان کو گاڑی پر سے اترنے کے لئے مجبور کیا۔ اور ان کے انکار پر کہا۔ کہ اس واقعہ کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ اور اس کا جواب نحاس پاشا نے یہ دیا۔ کہ تمام تر ذمہ داری برطانیہ پر ہوگی ؛

چند خواتین حرم موٹروں میں سوار ہو کر وفد پارٹی کے حق میں قاہرہ کے بازاروں میں مظاہرہ کر رہی تھیں۔ ان کے ساتھ جھنڈے تھے جن پر لکھا تھا کہ "انتخابات کا بائیکاٹ کرو"۔ پولیس نے ان خواتین کو حراست میں لے لیا ؛

ریلوے سٹیشن پر پولیس کے حملے سے جو لوگ زخمی ہوئے تھے ان میں محمود پاشا سابق وزیر اعظم مصر بھی ہیں۔ ان کے سر پر چوٹ آئی ہے نحاس پاشا بھی زخمی ہوئے ؛

وفد پارٹی پر پولیس کی آتشباری

قاہرہ ۳ - مئی - مصر میں حکومت کے خلاف جو مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ ان کے خلاف پولیس نے اب کارروائی شروع کر دی ہے۔ نحاس پاشا اور وفد پارٹی کے چند مقتدر ارکان کی آمد پر بنی سیوف میں بلوہ ہو گیا۔ ہجوم نے پولیس پر خشت باری شروع کر دی۔ پولیس نے ہجوم کو تنبیہ کرنے کے لئے پہلے ہوا میں خالی فائر کئے۔ لیکن بعد میں گولیاں چلائیں۔ جن سے چھ آدمی ہلاک اور سو آدمی زخمی ہُوئے۔ پولیس کا بیان ہے۔ کہ ان کے سات آدمی زخمی ہُوئے۔ ہجوم بے شمار تھا۔ بنی سیوف کے گورنر کی موٹر پر بلوائیوں نے حملہ کر دیا۔ موٹر تباہ کر دی۔ اور موٹر ڈرائیور زخمی ہو گیا۔ بجلی کے تار کاٹ دیئے گئے۔ جن کے باعث بنی سیوف میں بالکل تاریکی رہی۔ نحاس پاشا کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اور ان سے مواخذہ کیا جائے گا ؛

شہزادگان حیدرآباد دکن کا لنڈن میں ورُود

امام صاحب مسجد احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم

لنڈن ۶ - مئی - آج پچھلے پہر دولت آصفیہ کے شہزادگان عالی تبار لنڈن پہونچے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی طرف سے کرنل پیٹرسن نے ان سے ملاقات کی امام صاحب مسجد لنڈن نے متعدد دوستوں کی معیت میں خیر مقدم کیا۔ اور دونوں شہزادوں کو ہار پہنائے گئے۔ کئی حیدرآبادی طلباء اور ریاست حیدرآباد کے برطانوی دوست بھی موجود تھے ؛

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت ہی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ برادر محترم قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کی طرف سے پریوی کونسل میں جو اپیل کی گئی تھی۔ وُہ نامنظور ہو گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا۔ تو یہ تقدیر بدل سکتی تھی جس کیلئے تمام قانونی ذرائع استعمال کئے گئے لیکن وہی ہُوا۔ جو خدا تعالیٰ کو منظور تھا۔ اور ہم شرح صدر سے کہتے ہیں اے خدا ہماری مرضی نہیں۔ بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو ہم جو کچھ چاہتے ہیں وُہ نہیں۔ بلکہ جو تو چاہتا ہے وہی ہو۔ کیونکہ جو تو چاہتا ہے وہی بہتر ہے۔ اور ہم اس پر راضی ہیں۔ معلوم ہُوا ہے۔ ۱۶ - مئی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۲۹ قادیان دارالامان مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۱ء جلد ۱۸

مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی آزادی کے خلاف

گاندھی جی کا خطرناک ارادہ

۲۲۔ مارچ ۱۹۳۱ء کے اخبار "سٹیٹسمین" میں گاندھی جی کا جب یہ بیان شائع ہوا۔ کہ سیلف گورنمنٹ کے حصول کے بعد غیر ملکی مشنریوں کو ہندوستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ بلکہ اگر وہ اپنی سرگرمیوں کو خالص انسانی ہمدردی کے کاموں تک محدود رکھیں گے۔ تو خیر۔ ورنہ میں انہیں واپس چلے جانے کا حکم دے دونگا۔ تو مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم اے نے جو اتفاق سے ان دنوں دہلی میں تھے۔ اور گاندھی جی بھی دہلی ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ گاندھی جی سے مل کر اس بیان کی تصدیق اور تشریح کرانی ضروری سمجھی۔ چنانچہ آپ نے وقت مقرر کرکے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور "سٹیٹسمین" کا پرچہ آپ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ کیا اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ جب آپ کو سوراج مل جائیگا۔ تو آپ ہندوستان میں مذہبی تبلیغ بند کر دیں گے۔ اس وقت اگرچہ گاندھی جی نے اس بات سے انکار کر دیا۔ اور کہدیا کہ میں نے غیر ملکی مشنریوں کو واپس چلے جانے کا حکم دینے کے الفاظ نہیں کہے۔ اور وجہ یہ بیان کی۔ کہ چونکہ میرے پاس تلوار نہیں اس لئے میں ایسے الفاظ نہیں کہہ سکتا تھا۔ تاہم مولانا درد صاحب نے انہیں بتا دیا۔ کہ ہماری جماعت اشاعت مذہب میں کسی قسم کی روک ٹوک برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر یہ آپ کے پاس تلوار بھی ہوتی۔ تو بھی آپ کو علم ہونا چاہیئے۔ ہم تلوار سے نہیں ڈر سکتے۔ گاندھی جی نے کہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ لوگ تلوار سے نہیں ڈر سکتے۔ مگر میں نے یہ فقرہ نہیں کہا۔ جو میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ بلکہ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ جاہل اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کو تبلیغ کرنا مناسب نہیں ہاں میرے جیسے لوگوں کو تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ اپنے بیان کا یہی مفہوم انہوں نے اخبارات میں شائع کرایا۔ اور پھر اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں اس کے متعلق ایک مضمون لکھا جس میں بیرونی مشنریوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:-

"میرے نزدیک مفاد عامہ کے پردہ میں مذہبی تبدیلی کی تحریک کرنا غیر مناسب ہے۔ یہاں کے لوگ اس سے بے حد متنفر ہیں۔ اگر ایک عیسائی نے میرا علاج کیا ہے۔ تو میں اپنا مذہب کیوں تبدیل کر دوں۔ یا اگر میں کسی نصرانی ادارہ سے منسلک ہوں۔ تو مجھ پر عیسائی ہو جانیکے لئے کیوں زور دیا جائے۔ میرے خیال میں اس قسم کی باتوں سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس سے لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں تبلیغ مذہب کے موجودہ طریقہ کو بالکل ناپسند کرتا ہوں۔ مذہب تبدیل کرنا تجارت بنا دیا گیا ہے۔ ہندوستان کے مذاہب ہندوستان کے لئے بہت کافی ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ مذہب تو کوئی بھی مکمل نہیں ہے۔ لیکن ہر شخص کو اس کا مذہب عزیز ہے۔ ہندوستان کو مذہب تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ صرف تزکیہ نفس ہے۔"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی جس بات کا بظاہر انکار کرنا چاہتے ہیں۔ اسی کا پیچ دار طریق سے اعادہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کے نزدیک ہندوستان میں کسی ایسے مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ جو ہندوستان کا نہ ہو یہ کہہ کر وہ سوائے ہندوازم کے جس کے متعلق ہندوؤں کا دعوےٰ ہے کہ وہ اور اس کی مختلف شاخیں ہی ہندوستان کے مذاہب کہلانے کی مستحق ہیں کسی اور مذہب کو تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ اسلام اور عیسائیت کو غیر ہندوستانی مذہب قرار دے کر ان کی اشاعت ممنوع قرار دے رہے ہیں۔ اگرچہ یہ بات انہوں نے صاف اور سادہ الفاظ میں نہیں کہی۔ لیکن جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ "ہندوستان کے مذاہب ہندوستان کے لئے بہت کافی ہیں" اور اس کے ساتھ ہی عیسائیت کو غیر ہندوستانی مذہب قرار دیتے ہیں۔ تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ وہ اسلام کو بھی اسی زمرہ میں شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح عیسائیت کا بانی ہندوستان میں پیدا نہ ہوا۔ اسی طرح اسلام کا بانی بھی ہندوستان میں پیدا نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ گاندھی جی اس وقت عیسائی حکومت کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ اس لئے انہوں نے عیسائیت کو تو کھلم کھلا غیر ہندوستانی مذہب قرار دے دیا۔ اور چونکہ مسلمانوں کو فی الحال اپنا آلہ کار بنا کر ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر کھلے طور پر نہیں کیا۔ اور اسے اس وقت کے لئے اٹھا رکھا۔ جب سوراج حاصل ہو جانے پر انگریزوں کی طرف سے انہیں فراغت حاصل ہو جائیگی ورنہ اگر مسلمانوں کے ہندوستان کے باشندے کہلانے اور اس ملک میں بود و باش رکھنے سے اسلام گاندھی جی کے نزدیک ہندوستانی مذہب شمار ہو سکتا ہے۔ تو یقیناً عیسائیت کو بھی انہیں ہندوستانی مذہب قرار دینا پڑے گا۔ کیونکہ عیسائیوں کا ایک بہت بڑا حصہ بھی ہندوستانی کہلاتا۔ ہندوستان کو اپنا وطن سمجھتا۔ اور اس میں مستقل طور پر بود و باش رکھتا ہے۔ اور اس طرح اس کا بھی حق ہے۔ کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے۔ لیکن گاندھی جی عیسائیت کو ہندوستان کے مذاہب میں شمار نہیں کرتے اور عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکنے کا اعلان انہوں نے ابھی سے کر دیا ہے۔ یہ چونکہ صد درجہ کی تنگ دلی۔ اور مذہبی آزادی کو کچلنے والی ذہنیت ہے۔ اس لئے ہر اس انسان کو جو اپنے مذہب کے سچے ہونے پر یقین رکھتا۔ اور جو اس صداقت کو دوسروں تک پہنچانا اپنا مقدس فرض سمجھتا ہے۔ لیکن گاندھی جی کے اصل کے مطابق ہندوستان کے مذاہب میں سے کسی کا پیرو نہیں ہے۔ اس کے خلاف انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور گاندھی جی کو بتا دینا چاہئے۔ کہ اول تو اس قسم کے ارادوں کے ساتھ ناممکن ہے۔ کہ انہیں سوراج حاصل ہو سکے۔ اور اگر حاصل بھی ہو جائے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ ان کا اس قسم کا کوئی حکم برداشت کیا جا سکے۔ اوروں کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے متعلق پورے وثوق کے ساتھ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک ایک فرد خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ مذہب میں ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی معمولی سے معمولی پابندی برداشت نہیں کرے گا۔ اور نہ اس قسم کا کوئی حکم نافذ ہونے دیگا۔ جس کے رو سے غیر ملکی مشنریوں کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ یا انہیں ہندوستان میں آنے سے روک دیا جائے۔ کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دیگر ممالک بھی ہمارے مبلغوں کو اپنے ہاں آنے کی اجازت نہ دیں گے۔ اور ہم ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ نہ کر سکیں گے۔ گاندھی جی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ وہ جن مذاہب کو ہندوستان کے مذاہب قرار دے رہے ہیں۔ اور جن سے ان کی مراد محض ہندو ازم اور اس کی متعلقہ شاخیں ہیں۔ ان میں قطعاً یہ طاقت نہیں۔ کہ ہندوستان سے باہر نکل کر قبولیت حاصل کر سکیں۔ اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کو اپنا حلقہ بگوش بنا سکیں۔ بلکہ وہ اپنی حفاظت اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی چار دیواری میں محصور رہیں۔ اسی لئے وہ

یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مذاہب ہندوستان کے لئے بہت کافی ہیں۔ لیکن اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اپنے اندر طاقت رکھتا ہے۔ کہ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر کونہ میں پھیلے۔ ہر مذہب اور ہر قوم کے لوگوں کو اپنا والا وشیدا بنائے۔ اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہر جگہ مذہب کی اشاعت اور تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہو اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ دوسروں کو بھی یہ حق دیا جائے۔ پس ہم گاندھی جی کی اس پابندی کے خلاف پورے زور کے ساتھ نفرت وحقارت کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ کسی مذہب وملت کے افراد پر تبلیغ مذہب کے متعلق کوئی بے جا پابندی ہم قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ہر مذہب کے پیروؤں کا یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کسی قسم کے جبر۔ تخویف۔ دنیوی لالچ اور دنیوی مفاد کا چکمہ دیئے بغیر اپنے مذہب کی تبلیغ جہاں چاہیں کریں۔ ہندوستان میں سوراج قائم ہو۔ یا ہندو راج۔ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے۔ ہر مذہب کے لوگوں کے لئے رستہ کھلا رہنا چاہیئے۔ اور ہر شخص کا حق ہونا چاہیئے۔ کہ وہ جو مذہب چاہے۔ قبول کرے۔ کس قدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ گاندھی جی ملکی آزادی کے شیدائی کہلاتے ہوئے تمام غیر ہندو اقوام کی آسمانی آزادی پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ جو ازل سے ہر ایک انسان کو حاصل ہو چکی ہے۔ جس سے ہر مذہب کا کوئی سچا پیرو ایک لمحہ کیلئے بھی علیحدہ ہونے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے لئے دنیوی آزادی کیا جان ومال۔ عزت وآبرو۔ عزیز واقارب سب کچھ قربان کر دینا معمولی بات سمجھی جاتی ہے ۔

اس سے قبل ہم بتا چکے ہیں۔ کہ کس طرح گاندھی جی ہندوستان کی تمام اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کو جنگ وجدال کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اب یہ بات پایہ ثبوت تک پہونچا دی گئی ہے۔ کہ گاندھی جی مذہبی آزادی کے بھی خطرناک دشمن ہیں اور یہ دشمنی ان میں اس قدر گھر کر چکی ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ابھی انہیں سوراج کی خاک بھی ماتھے پر لگانے کے لئے میسر نہیں آئی۔ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی آزادی سلب کر لینے کا اعلان کر رہے ہیں۔ جس شخص کے یہ ارادے ہوں۔ اس سے یا اس کے پیروؤں سے کسی قسم کی بھلائی کی توقع رکھنا اپنے آپ کو جان بوجھ کر خطرناک مغالطہ کا شکار بنانا ہے۔ وقت ہے کہ مسلمان بیدار ہوں۔ اور اپنے مذہب اور دین کی حفاظت اور اشاعت کے متعلق ایسا جوش دکھائیں۔ کہ اس کے مقابلہ کی ایک گاندھی کو کیا اگر ہزار ہا گاندھی بھی پیدا ہو جائیں۔ تو ان میں ہمت نہ ہو۔ ہر ایک مسلمان کو اسلام کی خاطر ہی جینا اور اسی کی خاطر مرنا چاہیئے۔ ہم خدا تعالٰے کی دی ہوئی توفیق پر بھروسہ کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ اگر کبھی گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں نے اسلام کی تبلیغ واشاعت پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنے کی کوشش کی۔ تو ہم دکھا دیں گے ۔

کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اور کس طرح ان کے ناپاک ارادوں کو ملیامیٹ کیا جاتا ہے ۔

اگزکٹو افسر بل

ہندوؤں تو آزادی اور سیلف گورنمنٹ کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو آزادی کے دشمن قرار دیتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ لیکن ان میں سے کسی بڑے سے بڑے آزادی پسند کو بھی اگر حاکمانہ اقتدار حاصل ہو جائے۔ تو ہندو مفاد کی خاطر انتہا درجہ کا رجعت پسند بنتا وہ اپنا سب سے بڑا کمال سمجھتا ہے۔ ان دنوں پنجاب کونسل میں اگزکٹو آفیسرز بل پیش ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میونسپلٹیوں کی نگرانی کے لئے سرکاری آفیسرز مقرر کئے جائیں۔ یہ کارنامہ سرانجام دینے کا کام ڈاکٹر گوکل چند وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کے سپرد ہے۔ اور وہ اُسے ایسے رنگ میں سرانجام دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان باوجود اکثریت کے میونسپل کمیٹیوں میں بالکل بے دست وپا ہو جائیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ایک تقریر میں صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ پنجاب کی ساٹھ میونسپل کمیٹیوں میں اقلیت یعنی ہندوؤں کو ۵/۸ یا اس سے کم تناسب حاصل ہے۔ اگر میں اگزکٹو افسروں کے تقرر کے لئے ووٹوں کی ضروری مقدار کو ۵/۸ سے بھی کم کر دوں۔ تو اکثریت اقلیت کی مرضی کے خلاف اگزکٹو افسر مقرر کر سکے گی۔ اور ہندو خطرے میں پڑ جائیں گے۔ میں اس کو قطعاً ناممکن بنا دینا چاہتا ہوں۔ یا تو اکثریت اقلیت کی مرضی کے مطابق اگزکٹو افسر مقرر کرے۔ یا پھر حکومت کرے گی ۔

آج تک میونسپل کمیٹیوں کو سیلف گورنمنٹ کا ابتدائی درجہ قرار دیا جاتا تھا۔ مگر اب اس انتظام کو بھی ایک ایسے افسر کے دائرہ اختیار میں دیا جا رہا ہے۔ جو حکومت کے سامنے جوابدہ ہوگا اور پھر اس کے تقرر کے متعلق پنجاب کی اکثریت کو عضو معطل قرار دے کر اقلیت کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک ایسے وزیر کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ جو قلمدان وزارت سنبھالنے سے قبل سوراجیہ اور سیلف گورنمنٹ کے خاص شیدائیوں میں سے تھا

قربانی روک دی گئی

ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک چھوٹے سے قصبہ کوٹلہ متصل اوڑ ضلع ہوشیارپور میں جہاں ہر سال عید الاضحٰی کے موقعہ پر گائے کی قربانی ہوتی تھی۔ اس دفعہ ضلع کے حکام نے جو بدقسمتی سے ہندو تھے۔ قربانی کرنے کی اجازت نہ دی۔ اور اس شخص کے گھر پر جو قربانی دینے والا تھا۔ پہرہ لگا دیا گیا۔ حکام بالا کو اس بارے میں تاریں دی گئیں۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اور قربانی کی اجازت نہ ملی ۔

اگر یہ واقعہ درست ہے۔ اور ہمیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ درست ہے۔ تو نہایت ہی افسوسناک اور مسلمانوں کے ایک مذہبی حق میں ناقابلِ برداشت دست اندازی ہے۔ امن کے قیام کے ذمہ وار حکام کا یہ فرض ہے۔ کہ انتظامی کارروائیاں کریں لیکن یہ کسی کو حق نہیں۔ کہ مذہبی فریضہ سے روک دے۔ جس طرح بڑے بڑے شہروں اور دیگر مقامات میں عید کے موقعہ پر حفاظتی انتظام کیا گیا تھا۔ اسی طرح اس معمولی سے قصبہ میں انتظام کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ ہم گورنمنٹ پنجاب کو اس واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس بارے میں کسی غیر جانبدار افسر کے ذریعہ تحقیقات کرائے ۔

سکھوں کا جھٹکہ

چند دن ہوئے۔ وزیرآباد میں جھٹکہ کی وجہ سے فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ جو مسلمانوں کے تدبّر اور سکھوں کی طرف سے معافی طلب کرنے کے باعث ٹل گیا۔ اس کے کسی قدر تفصیلی حالات ہمارے نامہ نگار نے لکھ کر بھیجے ہیں۔ جو مراسلات کے صفحہ میں درج کئے گئے ہیں۔ ہمارے نزدیک جھٹکہ پر مسلمانوں کو بُرا منانے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص ایک چیز اس طرح استعمال کرتا ہے۔ کہ وہ ہمارے نزدیک ناپاک اور پلید ہو جاتی ہے۔ تو ہمیں اس سے کیا۔ ہم از راہ انسانی ہمدردی اسے اس کے نقصانات تو بتا سکتے ہیں۔ لیکن بجبر اس سے روک نہیں سکتے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ جھٹکے کے بارے میں مسلمان اسی اصل پر کاربند ہوں۔ اور سکھوں کو کھلی اجازت دے دیں۔ کہ چاہیں۔ تو اس طریق سے جانور ذبح کر کے گوشت استعمال کریں جو ڈاکٹری اور طبی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ اور چاہیں۔ تو اس طرح ہلاک کردہ جانور کا گوشت کھائیں۔ جو ہمارے نزدیک ناپاک ہے۔ لیکن اس کا دارومدار بہت کچھ خود سکھوں پر ہے۔ جس جس گاؤں میں انہیں مالکانہ حقوق حاصل ہیں۔ اور مسلمان غیر زراعت پیشہ ہیں۔ وہاں جبکہ وہ مسلمانوں کو مسجد بنانے۔ اذان دینے۔ اور باجماعت نماز پڑھنے سے روکتے ہیں تو انہیں یہ بھی احساس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بھی روکے جا سکتے ہیں۔ انہیں مذہبی اور تمدنی معاملات میں رواداری سیکھنی چاہیئے۔ تاکہ وہ خود بھی روادارانہ سلوک کے مستحق بن سکیں۔ افسوس ہے۔ کہ ذمہ دار سکھ صاحبان اس طرف توجہ نہیں کرتے اور آئے دن کے اس قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ نہیں کر دیتے اگر وہ اس بات کا ذمہ لیں۔ کہ سکھوں کے دیہات میں مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کرینگے۔ تو مسلمان بھی ان کے ساتھ روادارانہ سلوک کرنے کے لئے بخوشی تیار ہونگے ۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

الہام انت منی وانا منک کا مطلب

"الکلام الفصیح" کے مصنف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کے متعلق لکھا ہے۔

"پادریوں کی پہیلی ایک میں تین اور تین میں ایک کے حل کرنے میں اتنی دقت نہیں۔ جتنی مشکل مرزا صاحب کے معمہ وا الہام انت منی و انا منک کے سلجھانے میں پیش آتی ہے۔" صفحہ ۴۱

یہ اعتراض کوئی نیا نہیں۔ وہی فرسودہ اور بوسیدہ ہے۔ جس کا کئی بار جواب دیا جا چکا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب خدا میں سے ہیں۔ عقلاً نقلاً اور ملہم کی اپنی تشریح و توضیح کے خلاف مطلب لینا ایسے ہی علماء سوء کا کام ہو سکتا ہے۔ جن کی غرض و غایت لوگوں کو گمراہ کرنا ہو۔ اور جنہیں نہ قرآن کا علم ہے۔ اور نہ حدیثوں پر عبور حاصل ہے۔ قرآن مجید میں صاف طور پر آیا ہے۔ جب حضرت جالوت ایک لشکر جرار لیکر چلے اور راستہ میں نہر آ گئی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی۔ جو شخص اس نہر سے سیر ہو کر پانی پئیگا۔ وہ مجھ سے نہیں۔ اور جو نہیں پئیگا۔ وہ مجھ سے ہے۔ بتلایا جائے اس کا کیا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ جو شخص پانی نہیں پئیگا۔ وہ تو میرا بیٹا ہو گا۔ اور جو پئیگا۔ وہ نہیں ہو گا۔ یہاں بھی وہی لفظ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں ہیں۔ مگر کوئی عقل سمجھ رکھنے والا اس کے یہ معنی نہ لیگا۔ بلکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ پانی نہ پینے کا حکم بجا لائینگے۔ وہ میرے دوست۔ پیارے اور مجھ سے تعلق رکھنے والے ہونگے۔ ان سے میری محبت قائم رہے گی۔ مگر وہ جو میرے اس حکم کی خلاف ورزی کرینگے ان کا میرے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہو گا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جیسے معاند اور دشمن احمدیت نے بھی اس آیت کا یہی ترجمہ کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔

"جو شخص اس نہر سے پئیگا۔ وہ میری جماعت سے نہ ہو گا۔ اور جو نہ پئیگا۔ تو وہ میرا ہمراہی ہو گا۔" (تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۱۹۵)

علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی منی کا ترجمہ من اتباعی ہی کیا ہے۔ (جلالین) جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ منی کا یہ ترجمہ کرنا کہ میرا بیٹا ہے۔ بالکل غلط اور قرآن مجید کی آیات کے خلاف ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک جگہ یہ قول درج فرماتا ہے۔ فمن تبعنی فانہ منی۔ کہ جو شخص میری تابعداری کریگا وہ مجھ سے ہے۔ اس آیت کا بھی ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں میں شمار ہو گا۔ بلکہ یہی ہے۔ کہ اس کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہو گی۔ اور وہ آپ کے زمرہ متبعین میں سے شمار کیا جائیگا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔ انت منی وانا منک۔ اے علیؓ میں تجھ سے ہوں۔ اور تو مجھ سے ہے۔ اشعری قبیلہ والوں کے متعلق فرمایا۔ ھم منی وانا منھم۔ اگر معترض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان الفاظ کو حل کر لیا ہے۔ تو اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام انت منی وانا منک کو حل کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہو سکتا۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ احمدیت کے متعلق اعتراض کرتے وقت ان لوگوں کی عقلوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور ایسا پردہ پڑتا ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ مشکوٰۃ کتاب المناقب میں حضرت عباس حضرت حسین اور بعض دیگر صحابہ کے متعلق بھی اسی قسم کے الفاظ آتے ہیں۔ مثلاً العباس منی وانا منہ۔ حسین منی وانا منہ۔ جن کی غرض و غایت صرف اظہار قرب اور محبت ہے۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حلم حسن خلق اور پرہیزگاری کے متعلق فرمایا ہے۔ ثلاث من لم تکن فیہ فلیس منی ولا من اللہ۔ جس میں یہ تین باتیں یعنی حلم حسن خلق اور پرہیزگاری نہ ہونگی۔ وہ نہ مجھ سے ہے نہ خدا سے۔ پھر فیج اعوج کے لوگوں کے متعلق فرمایا۔ لیسوا منی ولست منھم۔ عربی زبان کا ایک شاعر اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔

فان کنت منی او تریدین صحبتی
فکونی لہ کالسمن ربت لہ الادم

اگر تو مجھ سے ہے۔ اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو تو میرے پہلے بیٹے کے ساتھ پوری مطابقت رکھ۔ اب معترض کے استدلال کے رو سے اس شعر کے معنی کئے جائیں۔ تو یہ ہونگے۔ کہ وہ شاعر اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ تو اگر میری بیٹی ہے۔ تو ایسا کر۔

غرض اس قسم کے بیسیوں حوالجات ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ھو منہ۔ یا انا منک وغیرہ فقرات تعلق محبت کے اظہار کے لئے آتے ہیں۔ اور یہ بات مسلمان بزرگوں کی خود تسلیم کردہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ھم منی وانا منھم کی تشریح میں شارحین لکھتے ہیں۔

قولہ ھم منی وانا منھم کلمۃ من ھی من الاتصالیۃ ای ھم متصلون بی۔ کہ اس فقرہ سے ان لوگوں کا تعلق مراد ہے نہ کچھ اور۔ پس اس تفصیل اور تشریح کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انا منک کا مطلب سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ مگر اس کے لئے جو عقل و فکر سے کام لے۔ خدا اور اس کے رسول کے کلام کی اس کے دل میں وقعت ہو۔ لیکن جس میں یہ بات نہ ہو۔ وہ خواہ کچھ کہے اس سے بعید نہیں۔

معترض نے تعصب اور ضد میں اندھے ہو کر کہنے کو تو یہاں تک کہدیا۔ کہ انت منی وانا منک کا الہام سمجھنا مشکل ہے۔ مگر عیسائیوں کے عقیدہ ایک میں تین اور تین میں ایک کا سمجھنا مشکل نہیں۔ اب ہم نے خدا تعالیٰ کے کلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور دیگر حوالوں سے اس الہام کو تو حل کر دیا۔ کیا معترض تثلیث کے مسئلہ کا حل پیش کریگا۔ جو بات آج تک خود تثلیث پرست ثابت نہیں کر سکے۔ اسے تثلیث کے ایک نئے شائق کا حل کرنا ہمیں معلوم ہے۔ تاہم معترض کو چاہیئے۔ کہ اس کا وہ حل دنیا کے سامنے پیش کرے جس پر اسے اطمینان ہو چکا ہے۔

اب تک جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے۔ وہ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ کہ الہام کا کیا مطلب ہے۔ مگر پھر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر درج کر دی جائے جس میں حضور نے خود اس کی تشریح کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

اس (الہام انت منی وانا منک) کا پہلا حصہ تو بالکل صاف ہے۔ کہ تو جو ظاہر ہؤا۔ یہ میرے فضل و کرم کا نتیجہ ہے۔ اور جس انسان کو خدا تعالیٰ مامور کر کے دنیا میں بھیجتا ہے۔ اس کو اپنی مرضی اور حکم سے مامور کر کے بھیجتا ہے جیسے حکام کا بھی یہ دستور اور قاعدہ ہے۔ اب اس الہام میں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا منک اس کا یہ مطلب اور منشاء ہے۔ کہ میری توحید اور میرا جلال اور میری عزت کا ظہور تیرے ذریعہ سے ہو گا۔ ایک وقت ہوتا ہے۔ کہ خدا اس وقت گم ہؤا سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے۔ جب اس کی ہستی اور توحید اور صفات پر ایمان نہیں رہتا۔ اور عملی رنگ میں دنیا دہریہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت جس شخص کو خدا اپنی تجلیات کا مظہر قرار دیتا ہے۔ وہ اس کی ہستی اور توحید اور جلال کے اظہار کا باعث ٹھہرتا ہے۔ اور وہ انا منک کا مصداق ہوتا ہے۔

(اخبار الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایسا انسان جس کو انا منک کی آواز آتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آتا ہے۔ جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھکو مبعوث کیا ہے۔ تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں۔ اس کی اطلاع دوں۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ انت منی وانا منک (الحکم جلد، ص۳۶)

یہ تشریح پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بالکل صاف اور واضح ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے۔ تیرا ظہور میرے فضل کا نتیجہ ہے۔ اب میرا نام دنیا میں تیرے ذریعہ پھیلے گا۔ اور اس میں شبہ ہی کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور اللہ تعالیٰ کی بیش بہا رحمتوں میں سے ایک بڑی رحمت ہے۔ پھر اس میں بھی کچھ شبہ نہیں۔ کہ دنیا میں اللہ کا جلال موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی چمکا۔ آپ ہی وہ انسان ہیں۔ جن کے آنے سے مذہبی دنیا کا نقشہ ہی پلٹ گیا۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں نے مشرق و مغرب کے انسانوں نے دور و نزدیک کے انسانوں نے دیکھا۔ کہ خدا واقعی زندہ اور حیّ و قیوّم ہستی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت سے قبل لوگ اگرچہ خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ مگر درحقیقت ان کا ایمان محض رسمی تھا۔ حقیقت عنقا تھی۔ وہ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے۔ زکوٰۃ دیتے تھے۔ مگر باوجود اس کے روحانیت سے دور تھے۔ ان میں اور غیر مذاہب کے لوگوں میں عادات و اعمال کے لحاظ سے کوئی فرق نہ تھا۔ بلکہ اخلاقی طور پر زیادہ گرے ہوئے تھے۔ ان پر وہی زمانہ آچکا تھا۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اسلام کا نام ہی نام ان میں رہ جائے گا۔ حقیقت اڑ جائے گی۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے خدا تعالیٰ کا جلوہ دکھایا۔ پس الہام انا منک کا یہی مطلب ہے۔ کہ خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو فرماتا ہے۔ "میرا ظہور تیرے ذریعے ہوگا۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ حقیقتاً ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں صرف آپ کی ہی جماعت ہے۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کر رہی ہے۔ ہر ملک میں اس کے مجاہد موجود ہیں۔ کیا کوئی ہے۔ جو اس بارے میں اس کا مقابلہ کر سکے؟

تحریرات مسیح موعود میں تناقض دکھانیوالوں کو جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا سورج نصف النہار پر ہے۔ مخالفین میں سے بھی سمجھدار طبقہ اچھی طرح سے سمجھ چکا ہے۔ کہ خدمت اسلام کا بیڑا اٹھانے والی صرف وہی جماعت ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے قائم کی ہے۔ سعید الفطرت لوگ جوق در جوق احمدیت قبول کرتے جا رہے ہیں۔ جنہیں ابھی یہ توفیق نہیں ملی۔ وہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی ترقی آئندہ احمدیت سے وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات کو عیسائیت۔ دہریت اور آریہ مت وغیرہ کے لئے تریاق سمجھتے ہیں۔ مگر کچھ وہ لوگ بھی ہیں۔ جو ابھی تک اوچھے اور زنگ آلودہ ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات میں تضاد ثابت کرنے کی ناکام سعی کرتے رہتے ہیں۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ اس قسم کے تضاد منکرین اسلام نے قرآن کریم میں بھی نکالے ہیں۔ کیا ان کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کریم کی صداقت پر شک کیا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کے مقرر قوانین اور معیاروں کی رو سے آپ کی سچائی ثابت ہوگئی۔ تو اس کے بعد تضاد پیش کرنا سوءِ فہم پر محمول ہوگا۔ اسی طرح آج جبکہ قرآن و حدیث اور الٰہی قوانین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت واضح کر دی ہے۔ تو جو شخص آپ کی تصنیفات میں تضاد پیش کرتا ہے یہ فعل اس کے قصور فہم پر دلیل ہے۔ پہلے انبیاء کے منکرین نے بھی تضاد نکالے۔ اور اس زمانہ کے نبی کے منکرین بھی تضاد پیش کرتے ہیں۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ تشابهت قلوبهم قد بينا الايٰت لقوم يوقنون۔ (خاکسار قمر الدین)

حضرت مسیح موعود میں یسوع مسیح کی روح

پچھلے دنوں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک رسالہ تعلیمات مرزا نامی شائع کیا ہے۔ جس میں بد دیانتہ خصلت سے کام لیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالجات ایسی قطع و برید کے بعد جمع کر دیئے ہیں۔ جن سے ناواقف اگرچہ کسی حد تک دھوکا کھا سکتا ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتابوں کو پڑھا۔ یا اب ان حوالوں کو اصل کتاب سے مقابلہ کر کے پڑھیں۔ ایسی تلبیس سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت مثال کے طور پر ایک حوالہ پیش کر کے دکھایا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس سے نتیجہ اخذ کرنے میں کس قدر ٹھوکر کھائی۔ یا کس طرح دیدہ و دانستہ مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب انجام آتھم میں عیسائیوں کے خدا یسوع کے متعلق عیسائیوں کے مسلمات سے استدلال کرتے ہوئے۔ یہ فقرہ تحریر فرمایا ہے۔

"ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔ لوگوں میں مشہور کیا" لیکن مولوی صاحب اس فقرہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تحفہ قیصریہ کا یہ فقرہ ملا کر کہ "اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی" نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ گویا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح بھی پاک نہیں تھی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی تحفہ قیصریہ میں اس عبارت کے ساتھ ہی یہ الفاظ لکھے ہیں۔ "اس (خدا) نے مجھے اس بات کی بھی اطلاع دی ہے۔ کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ اور ان میں سے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے۔ خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے۔ اور ان کاملوں میں سے ہے۔ جو تھوڑے ہیں۔" ان الفاظ میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "یسوع مسیح" کو خدا کا فرستادہ اور برگزیدہ قرار دیا ہے تو از ماجب آپ نے یہ کہا۔ کہ میرے اندر بھی خدا نے یسوع کی روح رکھی۔ تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ آپ بھی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور اس کے فیوض کے مورد ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی ایک اور مشابہت بیان کرتے ہوئے لکھا۔ "چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی۔ سو ریاست کا کاروبار تباہ ہونے سے یہ مشابہت بھی متحقق ہوگئی۔ جس کو خدا نے پورا کیا۔ کیونکہ یسوع کے ہاتھ میں داؤد بادشاہ نبی اللہ کے ممالک مقبوضہ میں سے جس کی اولاد میں سے یسوع تھا۔ ایک گاؤں بھی باقی نہیں رہا تھا۔ صرف نام کی شہزادگی باقی رہ گئی تھی۔"

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس توارد طبع سے ایک مشابہت کا استدلال فرمایا ہے اور اس مسیح سے اپنی وہ مشابہت بیان فرمائی ہے۔ جسے خدا کا برگزیدہ اور پاک انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب اس حوالہ سے بھی یہ استدلال کر رہے ہیں کہ گویا آپ اپنی روح کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی روح سے مشابہ قرار دے کر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسیح کی روح مکار میں داخل ہو سکتی ہے حضرت مسیح موعود نے یسوع مسیح [illegible]

تاریخ اسلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سالہ ابتدائی زندگی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت سے قبل کی چالیس سالہ زندگی کے متعلق مورخین نے بہت کم لکھا ہے اور صرف زمانہ نبوی کی تفصیلات بیان کرنے پر ہی اکتفا کی ہے۔ حالانکہ اس لحاظ سے کہ خدا تعالے نے آپ کی پہلی زندگی کو آپ کی صداقت پر ایک زبردست دلیل ٹھہرایا ہے چاہیئے تھا۔ کہ اس دور زندگی کے متعلق تمام واقعات تفصیل کے ساتھ جمع کر دیئے جاتے۔ تاہم جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اس ارشاد خداوندی کے ثبوت کے لئے بہت کافی ہے۔ کہ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ کیونکہ وہ زندگی نہایت پاکیزہ گزری ہے۔

اس زندگی کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ آپ کے اولیاء نے آپ کی نگہداشت دلجوئی اور پرورش میں پوری توجہ سے کام لیا۔ مگر آپ کی تعلیم کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہ کی۔ اور اس میں ان کی غفلت کا کوئی دخل نہیں۔ بلکہ اسکی ایک خاص وجہ تھی۔ اور وہ یہ کہ اس زمانہ میں عرب میں تعلیم کا رواج ہی نہ تھا۔ اور بڑے بڑے شرفاء اور ذی حیثیت لوگ بھی بے علم ہی ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ لکھنا پڑھنا ادنیٰ درجہ کا کام سمجھا جاتا تھا۔ گو ان حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ ہوا۔ لیکن اس میں خدا تعالے کی ایک خاص حکمت بھی نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسے رسول برحق کا جس کی لائی ہوئی شریعت ابد الآباد تک جاری رہنی تھی کسی انسان کی شاگردی میں رہنا اس کی عظمت و تمجید کے شایان شان نہ تھا۔ وہ جسے ساری دنیا کا دینی اور دنیوی امور میں ہمیشہ کے لئے کامل استاد بننا تھا۔ کس طرح ممکن تھا۔ کہ اس کا کوئی انسان استاد ہوتا۔ پس اس نے بغیر کسی دنیوی واسطہ کے براہ راست خدا تعالے سے علم حاصل کیا۔ اور ایسا علم حاصل کیا۔ جس کی مثل و نظیر لانے سے دنیا بھر کے فصحا عاجز اور درماندہ رہے ہے اور ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

اس زندگی میں دیگر شرفائے قریش کی طرح آپ نے بھی تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس زمانہ میں اہل عرب یمن شام نجد اور بحرین وغیرہ علاقوں میں تجارت کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لغرض تجارت ان سب ممالک میں جانا ثابت ہے۔ کاروباری زندگی میں آپ کی خوش معاملگی اور دیانتداری کی وجہ سے مکہ والوں نے آپ کو امین کا خطاب دیا۔

اور آپ کی شرافت اور صداقت کا سب پر ایک خاص اثر تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پندرہ برس کی عمر میں ایک خاص جنگ میں جسے اس وجہ سے حرب فجار کہا گیا۔ کہ اس کی ابتداء اشہر حرم میں ہوئی تھی جنمیں اس زمانہ میں لڑنا ممنوع تھا۔ اسوقت شریک ہوئے۔ جب کہ اس کی آخری لڑائی ہوئی۔ یہ جنگ قریش اور ہوازن کے درمیان ہوئی۔ اس کی کوئی خاص وجہ سوائے اس کے معلوم نہیں ہوئی۔ کہ خود پسندی اور اپنی بڑائی کے نشہ میں دونوں قبائل کا تصادم ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود قتال نہیں کیا۔ بلکہ صرف اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے رہے۔ اس جنگ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زبیر بن عبد المطلب نے حلف الفضول کی تجدید کی تحریک کی۔ یہ ایک عہد تھا۔ جو قدیم زمانہ میں عرب کے بعض اشخاص نے مل کر کیا تھا۔ اور جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ہم ہمیشہ مظلوم کا ساتھ دیں گے۔ اور ظالم کو ظلم سے روکیں گے اس عہد کی تجدید کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی موجود تھے۔ جہاں قریش کے بعض قبائل نے قسم کھائی۔ کہ وہ ہمیشہ ظلم کو روکیں گے۔ اور مظلوم کی مدد کریں گے۔ آپ نے بھی اس معاہدہ میں شرکت فرمائی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن مبارک ۲۵ سال کے قریب تھا۔ کہ بنو اسد کی ایک نہایت شریف اور متمول تاجرہ خدیجہ بنت خویلد نے جو دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں آپ کو اپنا تجارتی مال دے کر شام کیطرف بھیجا۔ پھر آپ کی شخصیت کی عظمت اور اخلاق کی بلندی سے متاثر ہو کر انہوں نے آپکو خود ہی نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت خدیجہ چونکہ ایک متمول اور نہایت بلند پایہ خاتون تھیں۔ اس لئے کئی بااثر لوگ انہیں نکاح کا پیغام دے چکے تھے۔ جنہیں آپ نے منظور نہ کیا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کے لئے خود تحریک کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی معزز اور اتنی مالدار خاتون کے پیغام نکاح کو اپنی ۲۵ سالہ عمر میں بطور خود منظور نہ کیا۔ بلکہ آپ نے اس کے متعلق اپنے چچا ابو طالب سے مشورہ کیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کو خود اپنی ذات پر کسقدر اقتدار حاصل تھا۔ اور ضبط نفس کتنا بڑھا ہوا تھا۔ آخر جب آپ کو اس تعلق کے منظور کر لینے کا مشورہ دیا گیا۔ تو آپ نے قبول کر لیا۔ اور نکاح ہو گیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی عمر اس وقت چالیس سال تھی۔ لکھا ہے۔ کہ اس نکاح میں آپ کے ولی ابو طالب اور حضرت خدیجہ کے ولی ورقہ بن نوفل تھے۔ اور بیس اونٹ یا ان کی قیمت مہر مقرر ہوئی تھی۔ اس نکاح سے ان بد باطن اشرار کے اعتراضات کی تردید بھی کافی طور پر ہو جاتی ہے۔ جو آپ پر نعوذ باللہ عیش پسندی کا الزام لگاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس قدر بھی اولاد ہوئی۔ سوائے ایک صاحبزادہ کے سب حضرت خدیجہ کے بطن ہی سے ہوئی۔ اور وہ تین صاحبزادوں۔ قاسم۔ طاہر۔ طیب۔ اور چار صاحبزادیوں۔ زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ پر مشتمل تھی۔ بعض نے ایک صاحبزادہ عبد اللہ نام بھی بیان کیا ہے۔ مگر کہا جاتا ہے۔ کہ طاہر کا ہی اصل نام عبد اللہ تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرینہ اولاد سب بچپن میں ہی فوت ہو چکی تھی۔ مگر صاحبزادیاں جوان ہوئیں۔ اور اسلام لائیں۔ ان میں سے سوائے حضرت سیدہ فاطمہ کے اور کسی کی نسل نہیں چلی۔ سیدہ زینب حضرت خدیجہ کے ایک عزیز ابو العاص بن ربیع سے بیاہی گئیں۔ ان کے ہاں ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئی لڑکا تو بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔ مگر لڑکی جوان ہوئی۔ اور حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد حضرت علی کے نکاح میں آئی۔ مگر اس کی نسل نہیں چلی۔ سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم ابو لہب کے لڑکوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ رسالت کے بعد طرفین کی رضامندی سے یہ نکاح فسخ ہو گئے اور یہ دونوں صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے نکاح میں آئیں۔ حضرت فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ اور ان کی نسل چلی۔ یہ امر احادیث سے ثابت ہے۔ اور اس کے متعلق گزشتہ قسط میں بعض واقعات بھی درج کئے گئے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کی ناپاک فضاء اور گندی مجالس سے بالکل متنفر تھے۔ اور شرک سے بھی بیزار تھے لکھا ہے۔ ایک دفعہ بعض مشرکین نے قبل از بعثت بتوں کے چڑھاوے کا کچھ کھانا آپ کے کھانے کے لئے پیش کیا۔ تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔

تعمیر کعبہ کے وقت سنگ اسود کے نصب کرنے کے حق پر اہل عرب میں خونریزی ہو جانے کا امکان تھا۔ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہایت خوش اسلوبی اور دانائی سے دور کرنا آپ کی فراست حسن تدبر اور روشن دماغی کا زبردست ثبوت تھا یہ واقعہ آپ کی عمر کے پینتیسویں سال کا ہے۔

بعثت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست احباب کا دائرہ بہت محدود نظر آتا ہے۔ کیونکہ آپ شروع سے ہی عزلت پسند تھے۔ تاہم حضرت ابو بکر۔ حکیم بن حزام جو حضرت خدیجہ کے اعزہ میں سے تھے ضماد بن ثعلبہ اور زید بن عمرو کے ساتھ آپ کی نشست و برخاست ثابت ہے۔ ان اصحاب میں سے زید بن عمرو کی وفات تو بعثت نبوی سے قبل ہو گئی۔ مگر باقی سب اسلام میں داخل ہوئے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ سے تعلقات رکھنے والوں پر آپ کی پاکیزگی اور عظمت کا خاص اثر تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک جو بیان

ہوا ہے۔ یہہ ہے۔ کہ بعثت کے وقت قد میانہ۔ اور جسم درمیانہ تھا۔ جو آخری عمر میں کسی قدر موٹا ہو گیا تھا۔ سر بڑا۔ اور سینہ فراخ تھا۔ چہرہ گول پیشانی اونچی ناک بلند تھی۔ آنکھیں بہت سیاہ اور روشن۔ پلکیں لمبی تھیں۔ رنگ نہایت خوبصورت گندم گوں سے کچھ سفید۔ سر کے بال ذرا خم دار تھے۔ اور بالوں کا رنگ سیاہ۔ مگر قدرے سرخی مائل تھا۔ ڈاڑھی گھن دار اور خوبصورت تھی۔ جلد نازک اور ملائم تھی۔ پاؤں بھرے بھرے اور ہتھیلیاں چوڑی تھیں۔ گو تیز قدم چلتے۔ مگر چلنے میں وقار تھا۔ ناراضگی کے وقت چہرہ سرخ ہو جاتا۔ اور خوشی کے پر چمک اٹھتا یہ سراپا حسن جن آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور ہوا ان کے جذبات اور احساسات کا اندازہ لگانا تو ممکن نہیں۔ آپ کے انتقال کے کئی سو سال بعد پیدا ہونے والا ایک شخص ایسا شخص جو آپ کی زندگی پر مخالفانہ تنقید کرنے پر کھڑا ہوا یعنی سر ولیم میور وہ آپ کا حلیہ بیان کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"آپ کا سردارانہ رنگ ڈھنگ ایک اجنبی شخص کے دل میں کچھ ایسا رعب پیدا کر دیتا تھا۔ جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب اسے آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملتا۔ اور وہ آپ سے واقف ہو جاتا۔ تو اس کے دل میں بجائے ڈر اور خوف کے عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے تھے"

یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حلیہ مبارک کے متعلق ایک متعصب عیسائی کا بیان ہے۔ اور کئی صدیوں کے بعد پیدا ہونے والے شخص کا محض تصویریں دیکھنے کے بعد کا بیان ہے۔ جن خوش نصیب اور بیدار بخت لوگوں کو اپنی آنکھوں سے اس نظارہ کا موقعہ حاصل ہوا۔ ان کے تاثرات کا احاطہ کیونکر ممکن ہے۔

یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چالیس سالہ ابتدائی زندگی کا نہایت مختصر تذکرہ ہے جس سے آپ کی عظیم الشان شخصیت کا اندازہ آسانی کیا جا سکتا ہے۔ اور معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے آپ کی خاص تربیت کی۔ اور ایسی تربیت کی۔ کہ دعویٰ نبوت کے بعد اس زندگی کو بطور دلیل صداقت پیش کیا۔ فی الواقعہ یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان دلیل ہے۔ کہ وہ انسان جس نے چالیس سال کا طویل عرصہ لوگوں میں گزارا۔ مگر کسی ایک موقعہ پر بھی کسی کو آپ کا کوئی فعل قابل اعتراض نظر نہ آیا۔ وہ یک لخت اس قسم کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جو صداقت سے معرا ہو جس نے ساری عمر میں کبھی انسانوں کے متعلق غلط بیانی نہ کی۔ اور اس کی شہادت ہر وہ شخص دیتا ہو جسے آپ سے تعلق رہا۔ وہ یک بیک خدا تعالیٰ پر کس طرح جھوٹ بول سکتا ہے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعویٰ نبوت سے قبل کی پاکیزہ زندگی آپ کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

تحقیق الادیان

وید تین ہیں نہ کہ چار

مہاشہ رام سیوک پانڈے بعنوان کیا اتھروید پراچین وید نہیں ہے؟ تحریر فرماتے ہیں "کچھ مغربی ویدک ساہتیہ سماوچکوں اور ان کے پر بھاوت بہت سے بھارت ورشی ودوانوں کا مت ہے۔ کہ رگوید۔ یجروید پراچین وید ہیں۔ لیکن اتھروید ان سے بعد کا بنا ہوا ہے۔ کیونکہ پراچین گرنتھوں میں مذکورہ بالا تینوں ویدوں کا ورنن (ذکر) آتا ہے۔ اور ان کے لئے تین شبد کا پریوگ ہوا ہے۔ لیکن اس میں اتھروید کا تذکرہ نہیں ہے۔۔۔۔ مغربی کے ودوانوں کا تری (त्रयी) شبد کا ارتھ رگوید۔ سام وید اور یجروید جیسا سمجھا ہے۔ اسی طرح کچھ ہندوستانی ودوانوں نے بھی سمجھ کر اتھروید کے پرمانک پستک ہونے میں شک ظاہر کیا ہے۔۔۔ حقیقت میں تریئے یا تریئی (त्रयी) کا ارتھ رگ سنگھتا یجو سنگھتا اور سام سنگھتا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف گدیہ (نثر) پدیہ (نظم) اور گانا تمک (راگ سے گانے والی) تین قسم کی رچنا میں ایت وانی ہے (آریہ گزٹ ۴ ار جنوری ۱۹۳۱ء)

مہاشہ جی نے تری لفظ کا جو مطلب سدھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ بالکل غلط اور واقعات کے خلاف ہی نہیں ہے بلکہ خود سوامی دیانند اور آریہ پنڈتوں اور ویدوں کے خلاف ہے۔ جہاں تک میں نے ویدک لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اتھروید رگ۔ یجر اور سام کے بعد کا بنا ہوا ہے۔ جن واقعات کی بنا پر میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ وہ میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ امید ہے۔ اگر مہاشہ جی نے میرے مندرجہ ذیل حوالہ جات کا بغور مطالعہ کیا تو ان پر روشن ہو جائیگا۔ کہ ان کا خیال غلط ہے۔ اور خود اتھروید کے خلاف ہے۔ مثلاً

(۱) جینی لوگ کہتے ہیں۔ کہ تینوں وید کے بنانے والے بھانڈ دھورت اور نشاچر ہیں۔ (تشکانک دیانند حصہ سوم صفحہ ۳۴۹ مصنفہ آریہ اپدیشک گھشمن) (۲) ان سے جبکہ ان پر الہام یا انکشاف ہوا اس کا نہ وید ظاہر ہوئے۔ اگنی سے رگوید وایو سے یجروید اور سوریہ سے سام وید ظاہر ہوا (ازشت پتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ ادھیائے ۵ اور گوپتھ براہمن پوور بھاگ پر پاٹھک ا۔ کھنڈ ۶) (۳) جس طرح اتھاہ جل میں مٹی کا ڈھیلا ڈالو تو جلد غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سب پاپ تینوں وید کے پڑھنے سے ڈوب جاتے ہیں۔ (منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۶۴) (۴) رگ۔ یجر۔ سام۔ ان تینوں ویدوں۔ کہ منتر سے براہمن بھی تینوں قسم کا وید جاننا چاہیئے جو اس کو جانتا ہے۔ وہی وید کا جاننے والا ہے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۶۵)

ان حوالہ جات سے یہ واضح ہو جاتا ہے۔ کہ پراچین پرمانک پستکوں میں اتھروید کا نام و نشان نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ بعد کی پستک ہے۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کے معمولی آدمیوں سے لیکر بڑے بڑے عالم بھی سوامی دیانند جی کی خود نوشت کتابوں سے ناواقف ہیں یا عملاً اپنے مایہ ناز مہرشی کی علمیت کا رد کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ آریوں کے لئے مناسب ہے۔ کہ اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے اپنے مہرشی کی کتب دیکھ لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ان کو سبکی نہ اٹھانی پڑے۔ اگر مہاشہ جی سوامی دیانند جی کی مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھ لیتے اور اس پر غور کرتے۔ تو یقیناً اتھروید کو پراچین پستک ثابت کرنے کے لئے قلم کو حرکت میں نہ لاتے اور خواہ مخواہ اپنی علمیت کا پردہ چاک نہ کراتے۔ سوامی جی فرماتے ہیں۔ "نمبر ۲۵ رگوید یجروید سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں۔ تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۶ صفحہ ۲۳۱)

اگر اتھروید پرمانک کوئی کا پستک ہوتا تو یقیناً سوامی جی اس کا ذکر کرتے اور دنیا کی بہتری کا آئین باندھتے ہوئے ہرگز ہرگز اتھروید کو نہ چھوڑتے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ اتھروید ایک نئی پستک ہے۔

جب میں اتھروید کا مطالعہ کرتا ہوں۔ تو اس سے بھی یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ اتھروید پرانی پستک نہیں ہے۔ نمبر ۶: اپنے اپنے سبھاؤ انوسار بھن بھن بھاشا (مختلف زبان والے) نانا دھرموں (زیادہ مذاہب والے) والے انیک پرکار سے دھارن کرتی ہوئی پرتھوی ٹکی ہوئی فضول کھڑی ہوئی دینو کی بنائی ہزاروں دھن کی بہتر دھارائیں دوہے گی اتھروید ۱۲۔ ۱۔ ۴۵۔

اس منتر کو پڑھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اتھروید اس وقت بنایا گیا تھا جب بہت سے مذاہب اور زبانوں والے انسان دنیا میں بستے تھے۔ اس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اتھروید ایک نئی کتاب ہے۔ نمبر ۷ اتھروید کانڈ ۲ سوکت ۱۲ منتر ۷ و ۱۰ میں بھی مہاراج پریکشت کا ذکر ہے۔ جو کہ کوروں کے ارجن کا پوتا تھا۔ اس واسطے اتھروید مہابھارت یدھ کے بعد کا بنا ہوا ہے۔ غرضیکہ ایسے اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اتھروید ہرگز ہرگز پرانی تصنیف نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ آریہ اب اتھروید کو بھی الہامی پستکوں سے خارج کر دیں۔ اس میں ان کی بہبودی اور بہتری کا راز پوشیدہ ہے۔ آریہ سماج یہ تجربہ کر لیا ہے۔ کہ پرانی سمرتیوں وغیرہ کو تیاگ کر دہ بہت سے اعتراضات سے بچ گئے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ قدامت وید کے مسئلہ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اتھروید کو بھی تیاگ دیں۔ اور ضرور چھوڑ دیں۔ ایک منادر سوسکھ والی کہاوت پر عمل کر کے اپنی جانوں کو عذاب سے بچالیں۔ یا قدامت وید کے دعویٰ کو چھوڑ دیں

من نمے گویم کرایں کن آں مکن ؛ مصلحت بیں و کار آساں کن

(خاکسار فتح محمد احمدی شرما کراچی)

وید کس طرح ظاہر ہوئے

ویدوں کی تعداد کے متعلق بحث سننے کے ساتھ اس امر کا مطالعہ بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کہ ہندو لٹریچر کے رو سے وید ظاہر کیونکر ہوئے۔

شت پتھ براہمن ۱۴۔۵۔۴۔۱۰ میں لکھا ہے۔ وید اتہاس وغیرہ مہادیو کے سانس سے پیدا ہوئے۔ چنانچہ شت پتھ کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔

"جس طرح مرطوب لکڑیوں سے آگ لگنے سے ان میں مختلف قسم کا دھواں اٹھتا ہے۔ اسی طرح مہادیو کی سانس سے رگوید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھرو انگیرس۔ اتہاس۔ پوران ودیا۔ اپ نشد۔ شلوک۔ سوتر اور مختلف قسم کی شرحیں پیدا ہوئیں۔"

پھر شت پتھ براہمن ۷۔۵۔۲۔۵۲ میں لکھا ہے۔ دیوتاؤں نے وچن کی کرچھلی سے بمثال سمندر دل سے وید نکالے۔ چنانچہ شت پتھ براہمن کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔

"دل مثال سمندر ہے۔ اور اس سمندر سے دیوتاؤں نے وچن یعنی حکم یا کلام کے کرچھلے سے کھود کر تریّ ودیا یعنی رگوید۔ یجو اور سام تین ویدوں کو نکالا۔"

اس سے جہاں ویدوں کی پیدائش کے متعلق ایک عجیب غریب طریق معلوم ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وید تین ہی ہیں۔

شریمد بھاگوت اور مارکنڈے وغیرہ پرانوں میں لکھا ہے وید برہما کے چار منہ سے پیدا ہوئے۔ بھاگوت پوران ۳۔۱۲۔۳۴۔۳۷ کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔

"جب برہماجی یہ سوچ رہے تھے کہ میں دنیا کو پہلے کی مانند کیسے بناؤں۔ تب انکے چاروں منہ سے رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو۔ اور شاستر وغیرہ کئی قسم کی کتابیں پیدا ہوئیں۔"

جن کتابوں کی پیدائش ہی عجیب غریب طریقوں سے ہوئی ہو۔ اور جن کی پیدائش کے متعلق اسقدر اختلافات پائے جائیں۔ ان پر کوئی شخص نہ تو اپنے مذہب کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔ اور نہ ان کے متعلق یہ امید کر سکتا ہے کہ وہ روحانیت کے متعلق رہنمائی کر سکتی ہیں۔

پھر ویدوں کے پیدا ہونے کے بعد دنیا میں ان کے ظاہر ہونے کے متعلق بھی عجیب صورت بیان کی جاتی ہے۔ گو پتھ براہمن حصہ اول کے ۱۔۶ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اس پرجاپتی نے ان تین دیوتاؤں کو بڑی محنت سے تپایا۔ ان بڑی محنت سے تپائے ہوئے تین دیوتاؤں سے رگوید۔ یجروید اور سام وید کو پیدا کیا۔"

چھاندوگیہ اپ نشد کے ۴۔۱۷۔۱۲ میں لکھا ہے۔

اس پرجاپتی نے ان تین دیوتاؤں کو نہایت غور سے دیکھا۔ اور ان غور و فکر سے دیکھے ہوئے تین دیوتاؤں سے ان کے تین رس رگ۔ یجر اور سام کو نکالا۔ اگنی دیوتا سے رگ وایو سے یجر اور سوریہ دیوتا سے سام کو پیدا کیا۔

یہ ہے ان ویدوں کی پیدائش کی حقیقت۔ جنہیں ساری دنیا کی ہدایت کا [illegible] قرار دیا جاتا ہے۔ اور جن کے متعلق [illegible]

مراسلات

وزیر آباد میں جھٹکے پر فساد کا خطرہ

۱۸ و ۱۹ اپریل ۱۹۳۱ء کی درمیانی شب کو وزیر آباد میں سکھوں نے مقررہ مقام کو چھوڑ کر ایک مکان کے صحن میں جھٹکا کیا۔ اور قبل ازیں بھی ایسا کرتے رہتے تھے۔ مگر اسلان موقعہ پر پکڑے گئے۔ تھانہ میں رپورٹ دی گئی۔ موقعہ دکھایا گیا۔ جھٹکا کا گوشت شہر سے باہر دبا دیا گیا۔ صبح کو مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں بڑی کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ ایک مولوی صاحب نے جن کا نام عبدالرحمن ہے۔ نہایت اچھے پیرایہ میں جوشیلے مسلمانوں کو ہدایت کی۔ کہ قانون کے اندر رہ کر اپنا مطالبہ پورا کریں۔ ان کی فہمائش پر فساد رک گیا۔ مسلمانوں نے شہر میں ہڑتال کی۔ افسران بالا کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ جامع مسجد میں ایک جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالرحمان صاحب نے پر زور الفاظ میں ہدایت کی۔ کہ ہمیں آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیئے۔ قانون کے اندر رہنا چاہیئے۔ کہ اتنے میں مولوی ظفر علی صاحب معہ ایک سکھ گوربخش سنگھ تشریف لائے۔ اور لیکچر دینا شروع کیا۔ کہ مسلمانوں کے مذہب میں بسم اللہ اللہ اکبر کہکر جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ جب ہم جہاز میں سوار تھے۔ تو وہاں گائے کو بری طرح ماتھے میں میخ ٹھوک کر مارتے تھے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ جائز ہے۔ ہم سب لوگ وہی گوشت کھاتے تھے۔ کیونکہ عیسائی اہل کتاب ہیں۔ ایک سکھ دوست نے مجھے ایک بانی سنائی تھی جسے پڑھ کر جھٹکا کرتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب کی رو سے جائز کرتے ہیں۔ اس پر کچھ مسلمانوں نے مولوی صاحب سے کہا۔ آپ ممبر سے نیچے اتر آئیں۔ آپ ممبر پر بیٹھنے کے قابل نہیں۔ جب کہ آپ عیسائیوں کے ہاتھ کا جھٹکا کھاتے رہے ہیں۔ سخت رد و کد کے بعد آپ کو ممبر سے اتارا گیا۔ ہر طرف سے کافر کافر کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ چند مسلمان آپ کو نرغے میں سے نکالنے میں کوشاں تھے۔ آخر بڑی مشکل سے شور بند کیا گیا۔ اور پھر مولوی صاحب نے ممبر پر کھڑے ہو کر مردہ دلی سے چند الفاظ کہے۔ کہ سردار گوربخش سنگھ صاحب آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ سکھ صاحب نے سکھوں کی طرف سے معافی مانگی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ آئندہ میں کبھی وزیر آباد میں۔ جو کہ میرا وطن تھا۔ لیکچر نہ دوں گا۔ اس پر ایک صاحب جناب ماسٹر جان محمد صاحب نے کہا۔ کہ آپ خوردان را خطا۔ بزرگان را عطا کے فقرہ پر عمل کریں۔ اور پہلے کی طرح آئندہ بھی توجہ فرماتے رہیں۔ (نامہ نگار)

موضع جگیال ضلع گورداسپور میں مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم

موضع جگیال متصل کوٹ نیناں تحصیل شکر گڑھ میں تمام مالکان دیہہ ہندو راجپوت ہیں۔ اور قریباً ۷۰۔۸۰ گھر غیر مالک مسلمانوں کے بھی ہیں ایک عرصہ سے وہاں کے ہندو راجپوتوں نے گائے کا گوشت کھانے کی وجہ سے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ آخر مسلمانوں کے ایک حصہ کو انہوں نے سخت مرعوب کر کے اور طرح طرح کی دھمکیاں دیکر ان سے اس قسم کے اقرار نامہ پر انگوٹھے ثبت کرا لئے ہیں۔ کہ ہم آئندہ گائے کا گوشت نہیں کھائیں گے جن مسلمانوں نے اس اقرار نامہ پر انگوٹھے نہیں لگائے۔ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ ان کے مال مویشیوں کو باہر نہیں نکلنے دیا جاتا۔ اگر کوئی مسلمان اپنے ہی بوئے ہوئے کھیت میں مال مویشی لے جائے۔ تو زبردستی گھیر کر لے جاتے ہیں۔ نیز ان کو قتل کی دھمکیاں بھی دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے سامنے محض ان کی دل آزاری کے لئے سور اور بکرے کا جھٹکا کرتے ہیں۔ مسلمان بچارے سخت حیران اور پریشان ہیں۔ کہ کیا کریں۔ بد قسمتی سے تھانہ کوٹ نیناں کے ہندو افسر بھی کچھ توجہ نہیں کرتے۔ لہذا ارد گرد کے معزز مسلمانوں سے اپیل ہے۔ کہ وہ غریب مسلمانوں کی امداد کریں۔ اور ضلع کے حاکم اعلےٰ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ وہ حالات کی تفتیش فرما کر غریب مسلمانوں کی دادرسی فرمائیں۔ (نامہ نگار)

ایک ہندو کی شرمناک شرارت

ایک لاری پر جو سٹیشن انجرہ سے تلہ گنگ آتی جاتی ہے اور ایک ہندو کی ملکیت ہے۔ ایک ہندو نے رسول پاک کی تصویر بنا کر اس کے متعلق ایسے ناپاک کلمے استعمال کئے جو کہے نہیں جاتے۔ یہ اس علاقہ کا حال ہے۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی ۹۵ فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ آخر مولوی امام غزالی صاحب ساکن ٹھن نے اعلیٰ افسران ضلع کو تار دیکر معاملہ پیش کیا۔ اب ملزم پکڑا گیا ہے اور مقدمہ دائر ہے۔ مگر مسلمانوں کی غفلت حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں کئی لوگ رسول پاک کے نام پر ہزاروں روپیہ مریدوں سے وصول کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ انکو ذرہ بھی پرواہ نہیں۔ مقدمہ کے فیصلہ پر اطلاع دیجائیگی۔ (نامہ نگار)

محافظ اٹھرا گولیاں

گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیاں - پنجاب

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپکی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا ؛؛

حب مقوی اعصاب

فولادی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں جوڑوں کا درد۔ درد کمر تمام بدن کا درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے جسم و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں ؛

قیمت پچیس ۲۵ گولیاں ایک روپیہ عہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

موت کی گرم بازاری

امراض دق وسل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی۔ ایم۔ ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں ہے جسکی دوا نہ پیدا کی گئی ہو۔ آپنے متعدد عربی فارسی اور انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا۔ اس کو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں اسطرح یکجا کر دیا ہے کہ اسمیں دق کی تعریف اور اسکے اسباب و علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں۔ کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ قیمت فی جلد للعہ ؛

ملنے کا پتہ: شوکت بکڈپو نوی رمحل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

احمدیہ واچ کمپنی شاہجہانپور

پروپرائٹر ... مستعلقہ مخلوط بخاری

اپنی خصوصیات میں گھڑیوں کے تمام کارخانوں سے ممتاز ہے!

اس لئے کہ معمولی قیمت میں اعلیٰ قسم کی گھڑیاں سپلائی کرنیکے علاوہ یہ شرط ہے اگر ناقص حالت میں گھڑی خریدار کے پاس پہنچے۔ تو فوری واپسی اور جائز شکایت پر اصلاح یا تبدیلی اور محصول واپسی بذمہ ایجنسی ؛

علاوہ ازیں جب ضرورت ہو۔ گھڑی بھیجدیں۔ بجز صفائی کے کام کے دس پندرہ منٹ کے کام کا معاوضہ نہیں لیا جائیگا۔ کہ ہمدردی اور ایمانداری کی باتیں ہیں۔ جو چار پانچ روپیہ والی گھڑی فروخت کرکے ہم کبھی نہیں کر سکتے۔ مختصر فہرست ذیل میں دیکھیں۔ اور مفصل ایک کارڈ لکھکر منگوالیں۔ جیب کلائی کی ۱۰/۱۵ جوئل والی لیور مشین نکل کیس کی للعہ و عنہ و للعہ چاندی کی ۱۲ ، رولڈ گولڈ ۱۵ ٹائم پیس بیک لارم عمدہ قسم ۷ معہ ششہ آفس کلاک گھنٹہ نصف گھنٹہ بجانیوالی بڑی آواز لاجواب قد ریگولیٹر خوبصورت مضبوط قیمت للعہ ۱۲ ، ۱۵ ؛

ہمدرد نسواں

کیا ہی عجیب اکسیر ہے جو مستورات کی تمام امراض متعلقہ ایام ماہواری اور اس کے عوارض باطنی۔ یعنی زیادتی و کمی۔ درد کمر قبض درد سر دائمی ضعف جگر اپھارہ اعضا شکنی باد گولہ ہسٹریا وغیرہ کو یکدم دور کر کے بار آوری بھی کرتی ہے۔ چند یوم میں مریضہ سرخ رنگ طاقتور نظر آنے لگتی ہے بیشمار بہنیں فائدہ اٹھا کر اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں قیمت ایک ماہ کیلئے عہ

مرہم لاثانی تمام امراض چشم خصوصاً کہنہ لاعلاج ککروں کا تریاق ہے۔ ہزار ہا بندگان کا مصدقہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

شفاخانہ خادم الصحت دار الفضل قادیان دار الامان پنجاب

افیون!! افیون!! افیون!!

اگر آپ افیون کی عادت سے نجات حاصل کرنا چاہیں۔ تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

فیض عام میڈیکل ہال قادیان

نئی ایجاد

اور نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگوا کے اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کسطرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک عہ

مینیجر شفاخانہ لیڈی رسالنوالی ضلع گوجرانوالہ

شاہجہانپور کا مشہور سلک کلاتھ

ہر قسم کا بہترین اور پائدار کپڑا ریشم مثلاً سوٹنگ۔ شرٹنگ۔ صافہ رومال وخوشنما چیک بوردڑ یا ایروگرافت پرنٹڈ ساڑیاں وغیرہ ہمارے کارخانہ سے مناسب قیمت پر ملیں گی۔ آزمائش شرط ہے آرڈر کے خلاف یا ناپسند ہونے پر مال واپس۔ نمونہ مفت طلب کریں

ایم اے حنیف احمدی پروپرائٹر دی ورلڈ آئیڈیل سلک ویونگ فیکٹری شاہجہانپور

تلی ! تلی ! تلی !

امریکن ڈاکٹروں کا بیان ہے۔ کہ جدوا تلی کے مریضوں بچے اور بڑی عمر والوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ بلطف یہ ہے تلی جتنی بڑی اور سخت ہو۔ اتنی ہی جلد فائدہ ہوتا ہے ضرور تلی بھائی آزمائش کریں۔ قیمت ایک اونس عہ ؛

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم۔ ڈی۔ پی۔ ایچ۔ ایس

بیری اکبر پور کانپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— نورالائی میں ایک دفعدار نے اپنی ترقی سے مایوس ہو کر برطانوی افسروں کی لائن میں بندوق سے بے تحاشا فائر کئے۔ جس سے ایک افسر شدید اور دو خفیف زخمی ہوئے۔ اس کے بعد دفعدار نے خودکشی کر لی۔

—— مسٹر جگدیش جو شالامار باغ میں پولیس کا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہوا۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد اس کی لاش وارثوں کو نہ دی گئی۔ بلکہ پولیس نے خود جلا دی۔

—— صوبہ سرحد کی خلافت کمیٹی نے اپنے ایک خاص اجلاس میں سرحد کی اصلاحاتی کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کیا ہے۔ کیونکہ خلافت کمیٹی کی رائے میں یہ کمیٹی ایسے ارکان پر مشتمل ہے۔ جن میں سے اکثر صوبہ سرحد کو اصلاحات دینے کے خلاف ہیں۔

—— آل سکھ پارٹیز کمیٹی کا اجلاس امرتسر زیر صدارت سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ۵ مئی کو ہوا۔ جس میں سکھ لیگ کی اس قرارداد کی مذمت کی گئی۔ جو مسٹر کرٹس کے قاتل سجن سنگھ کی تعریف میں پاس کی گئی تھی۔

—— ناگپور میں ۲ مئی سے کپڑے کی دو دکانوں پر پر تشدد پکٹنگ شروع کیا گیا ہے۔ پولیس نے کچھ پکٹر گرفتار کر لئے ہیں۔

—— لنڈن ۴ مئی۔ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر شاہ انگلستان کے آنریری ایڈیکانگ بنائے گئے ہیں۔

—— ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو مالی سال کے دسویں مہینہ تک ۸۷ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ ہوا۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ ۳۰ جون تک یہ خسارہ ایک ارب پونڈ تک پہونچ جائیگا

—— اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ میر صاحب خیرپور تاج و تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ مگر آپ کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

—— انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس نے اس شخص کی گرفتاری یا پتہ بتانے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے جس نے ۱۶ اپریل کو لالسرو کے قریب لائن کو اکھیڑ دیا تھا جس کے نتیجہ میں ایک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی تھی۔

—— معلوم ہوا ہے۔ روس کی اشتراکی پارٹی نے اپنے ہندوستانی ایجنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ ملوکیت پرستی اور کانگریس کے خلاف ملک میں جذبہ پیدا کرنے کے لئے پرزور پراپیگنڈہ کریں اور کسانوں۔ مزدوروں کو اکسا کر عام ہڑتالیں کرائیں کسانوں کی اس وقت جو ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر حکومت نے ان کی امداد کے لئے فیاضی اور فراخدلی سے کام نہ لیا۔ تو انہیں فتنہ انگیزی کا شکار بنا لینا نہایت ہی آسان ہوگا:۔

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امسال انڈین فارسٹ سروس کے لئے مقابلہ کا امتحان نہیں ہوگا۔ کیونکہ کوئی اسامی خالی نہیں ہے:۔

—— ریلوے کی ٹریفک اور کمرشل اعلیٰ ملازمتوں کے لئے داخلہ کا امتحان ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو دہلی میں ہوگا۔ اس کے متعلق قواعد و ضوابط ۲ مئی ۱۹۳۱ء کے سرکاری گزٹ میں شائع کر دئے گئے ہیں۔

—— ۵ مئی کو سکھ لیڈروں کا ایک وفد چیف جسٹس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ہائیکورٹ میں ایک سکھ جج کے تقرر کا مطالبہ کیا۔ عجیب بات ہے کہ ایک طرف ... تو سکھ فرقہ پرستی کو مٹانے کے لئے خون کی ندیاں بہا دینے پر آمادگی کے اعلان کر رہے ہیں اور دوسری طرف اسے از سر نو قائم کرنے کے لئے حکومت پر زور دے رہے ہیں:۔

—— ڈاکٹر کچلو پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے روس سے ۲۵ ہزار روپیہ مزدوروں کی تنظیم کے بہانہ سے لیا ہے۔ نوجوان بھارت سبھا نے اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے

—— برطانی مال کے اقتصادی مقاطعہ کے متعلق دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے ... گاندھی ارون سمجھوتہ کے متعلق کہا کہ اس میں یہ اقرار ہے کہ برطانوی مال کا مقاطعہ بطور سیاسی حربہ استعمال نہ کیا جائیگا۔ ہندوستانی دستکاری کی حوصلہ افزائی کرنے میں ہندوستانیوں کے جائز حقوق کا انکار نہیں کیا جا سکتا:۔

—— کابل میں ایک سکھ کو موجودالوقت حکومت کے خلاف بغاوت کی تحریک کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

—— لنڈن میں یہ افواہ ہے کہ وزیر اعظم یا وزرات کا کوئی اور ممبر ہندوستان آ رہا ہے۔ اس کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال دریافت کرنے کا نوٹس بھی دیا گیا ہے۔

—— بمبئی میں ایک ہندو نے بیکاری سے تنگ آ کر اپنی دو بیٹیوں کو افیون کھلا کر ہلاک کر دیا۔ اور خود خنجر مار کر خودکشی کر لی

—— ۲ مئی کو بمبئی میل جب جہلم کے قریب پہنچی۔ تو انجن پر بم پھٹ گیا۔ خیال ہے کہ یہ گاڑی اڑانے کے لئے رکھا گیا تھا۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا:۔

—— ۵ مئی کو گاندھی جی نے ایک ٹاکی فلم (بولنے والی فلم) میں پارٹ ادا کیا۔ اور کہا۔ میں کھدر کا اس لئے شیدائی ہوں کہ ہندوستان میں بیکاری بہت ہے جس کا علاج یہی ہے کہ لوگ سوت کاتا کریں۔

—— شاہ بھوٹان کے چھوٹے بھائی نے بورسد میں گاندھی جی سے ملاقات کی۔ گاندھی جی نے ہندی میں تحریر کر کے ایک پیغام انہیں دیا۔ کہ مجھے امید ہے... بھوٹان کے لوگ سچائی پر عمل پیرا ہوں گے:۔

—— امرتسر کے خاکروبوں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہمیں گھروں سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر شہر سے باہر لیجانا پڑتا ہے اس دقت کو رفع کیا جائے۔ مگر میونسپلٹی نے اسے منظور نہ کیا۔ چنانچہ ۵ مئی سے انہوں نے کوڑا وغیرہ گھروں سے اٹھا کر گلیوں اور کوچوں میں پھینکنا شروع کر دیا ہے۔

—— ۴ مئی کو بٹالہ کے ایک مسلمان نوجوان نے اپنی منسوبہ کو ایک معمولی سے خانگی تنازع پر قتل کر دیا۔ اور خود ریلوے لائن پر لیٹ کر خودکشی کر لی:۔

—— ضلع سیالکوٹ کے ایک مسلمان نے پنجاب اور سرحد کے چالیس ہزار معزز زمینداروں کے دستخط سے کانگریسی مسلمانوں کو ایک تحریر بھیجی ہے۔ کہ ہم مسلم کانفرنس کے مؤید اور انتخاب جداگانہ کے حامی ہیں:۔

—— ۶ مئی کی شام کو ملتان تھانہ پر کسی نے بم پھینکا۔ مگر نقصان کچھ نہیں ہوا:۔

—— ۵ مئی کو پارلیمنٹ میں لینڈ ٹیکس پر مباحثہ ہو رہا تھا کہ وزیٹرز گیلری سے ایک لیڈی نے نعرے لگائے کہ اسیران میرٹھ کو رہا کرو۔ پولیس نے اسے باہر نکال دیا

—— کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے صوبجاتی حکومتوں کو لکھا ہے۔ کہ سختی کا خیال تک نہ کریں۔ اور اگر کوئی کانگرسی سخت تقریر کرے۔ تو صوبہ کانگریسی کمیٹی کی توجہ مبذول کرائی جائے

—— اخبار ملاپ کا ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر معہ تین چار اور دوستوں کے بنکوں کو دھوکہ دے کر روپیہ وصول کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے:۔

—— پنجاب کونسل میں ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا کہ ایک ہی عہدہ کے یورپین اور ہندوستانی افسروں کے درمیان کوئی امتیاز نہ روا رکھا جائے:۔

—— ضلع لاہور کے آٹھ ہزار زمینداروں کے دستخطوں سے ریونیو ممبر کو ایک درخواست بھیجی گئی ہے۔ کہ اس سال ہم مالیہ کی ادائیگی کے ناقابل ہیں۔ اس پر حکومت کو ضرور غور کرنا چاہیئے۔

—— انڈین چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کو چٹھی بھیجی ہے کہ گندم منڈیوں میں آنے والی ہے۔ اگر حکومت نے مناسب انتظامات سے حالات کی اصلاح نہ کی۔ تو صورت نازک ہو جائیگی۔ ریلوے کے کرایہ میں بہت تخفیف ہونی ضروری ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا